فرمائیں اور مناظرے بھی کئے۔ دار العلوم دیوبند میں چالیس برس تک مسلسل درس حدیث دے کر ۸۶۰ اعلیٰ استعداد کے صاحب طرز عالم دین، فاضل علوم اور ماہرین فنون پیدا کئے۔ آپ کا درس حدیث اس دور میں امتیازی شان رکھتا تھا، اور مرجع علماء تھا۔ آپ کو علماء عصر نے محدث عصر تسلیم کیا۔ بیعت وارشاد کے راستہ سے ہزارہا تشنگان معرفت کو عارف باللہ بنایا اور آپ کو سلسلہ طریقت ہندوستان سے گذر کر افغانستان اور عرب تک پہنچا۔ متعدد علمی تصانیف آپ نے ترکہ میں چھوڑیں۔

سیاسی خدمات ہندوستان کو غیر ملکیوں سے آزاد کرانے کے لئے ایک زبردست انقلابی تحریک چلائی جس کو رپورٹ کمیٹی کی رپورٹ میں "ریشمی رومال کی تحریک" کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ یہ تحریک بہت زیادہ موثر تھی مگر راز میں نہ رہ سکی اور ناکام ہو گئی۔ پھر بھی اس کی آگ جن کے دلوں میں لگی ہوئی تھی انہوں نے آئندہ کام کر کے ہندوستان کو آزاد کرایا۔ آپ تقریباً پانچ برس مالٹا میں قید رہے۔

حضرت مولانا عبد اللہ صاحب انبیٹھویؒ

آپ حضرت بانی دار العلوم دیوبند کے داماد تھے۔ حضرت کے تلامذہ میں سے بھی تھے۔ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب قدس سرہ کے خلیفہ مجاز تھے۔ مکہ مکرمہ میں حضرت حاجی صاحب قدس سرہ کے پاس عرصہ تک قیام رہا۔ سر سیدؒ نے آپ کو علی گڑھ بلا کر مسلم یونیورسٹی میں ناظم دینیات کے عہدہ پر فائز کیا۔ سر سیدؒ اس پر اظہار مسرت کیا کرتے تھے کہ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ بھی مولانا محمد قاسم صاحبؒ کی نسبت سے خالی نہیں ہے۔ احقر نے بھی مولانا عبد اللہ صاحبؒ سے اجازت حدیث حاصل کی ہے۔

حضرت مولانا حکیم جمیل الدین صاحب نگینویؒ

آپ مشہور اطباء میں سے تھے۔ حکیم اجمل خاں صاحبؒ کے استاد تھے۔ طبیہ کالج دہلی کے ممتحن رہے۔ آخر دار العلوم دیوبند کی مجلس شوریٰ کے رکن بھی ہو گئے تھے۔ با اوقات بندگ، معمولات کے شدت سے پابند، ذاکر و شاغل، تہجد گذار اور شب بیدار لوگوں میں سے تھے۔ علم نہایت راسخ اور نکھرا ہوا تھا۔ ابتداً غازی پور میں قیام رہا۔ آخر میں دہلی کو وطن بنا لیا تھا۔ اور وہیں وفات ہوئی۔